بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۲ ذی قعدہ ۱۳۹۱ھ ، ۲۱ فتح ۱۳۵۰ ہش ، ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

130

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۰ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۹ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ضروری اطلاع

(محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب مدظلہ العالی)

حال ہی میں میرے واقعات زندگی پر مشتمل کتاب "تحدیث نعمت" کے نام سے شائع ہوئی ہے ۔ بوقت طباعت خاکسار پاکستان سے باہر تھا ۔ پاکستان پہنچنے پر میں نے ابھی اسے سرسری طور پر دیکھا ہے ۔ کتاب میں سہوِ کتابت سے بعض غلطیاں چھپ گئی ہیں ۔ خصوصاً عربی عبارات اور اسماء رجال اور اسماء مقامات میں جس کی وجہ کاتب کی عربی سے ناواقفیت ہے ۔ مثلاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے :۔

ینقطع اٰباءک و یبدء منک

لیکن کتاب کے صفحہ ۱۱ پر یہ اس طور پر لکھا گیا ہے :۔

ینقطع من اٰباءک و یبدء منک

جو دوست کتاب حاصل کر چکے ہیں وہ تصحیح کر لیں ۔ اصل مسودہ میں تمام عبارت صحیح لکھی ہوئی ہے ۔ جہاں تکرار یا غلطی ہوئی ہے ۔ اس کی ناظرین آسانی سے خود اصلاح فرما سکتے ہیں ۔

والسلام خاکسار

ظفر اللہ خان

۷۱-۱۲-۱۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی فخر نہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقام صبر و رضا کے ہوتے ہیں

"اس سے بڑھ کر انسان کے لئے فخر نہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے ، جو اس سے تعلق رکھتے ہیں وہ ان سے مساوات بنا لیتا ہے ۔ کبھی اُن کی مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے ۔ ایک طرف فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ دوسری طرف فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مقام دعا کا نہیں ہوتا ۔ نبلونکم کے موقعہ پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا پڑے گا ۔ یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں ۔ لوگ ایسے موقعہ پر دھوکا کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوئی ۔ اُن کا خیال ہے کہ خدا ہماری مٹھی میں ہے ، جب چاہیں گے منوا لیں گے ۔ بھلا امام حسین علیہ السلام پر جو ابتلا آیا تو کیا انہوں نے دعا نہ مانگی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر بچے فوت ہوئے تو کیا آپ نے دعا نہ کی ہوگی ۔ بات یہ ہے کہ یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷)

"تعجب ہے کہ انسان اس (دنیا) میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں ۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا ۔ دوستوں کا جدا ہونا ۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا ۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے جیسے کہا ہے کہ

جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست

انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ میں اسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہ ہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا جیسا کہ پانی کا مزا اسی وقت آتا ہے جبکہ پیاس کا درد محسوس ہو ۔ اس لئے درد مقدم ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۴ و ۵۵)

احمدیہ مسلم مشن لنڈن کی طرف سے برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر کی خدمت میں قرآن مجید کی پیشکش

۹ نومبر ۱۹۷۱ء کو احمدیہ مسلم مشن لنڈن کے ایک نمائندہ وفد نے برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی جنرل محمد یوسف خان صاحب سے ملاقات کی ۔ وفد کی قیادت مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد لنڈن نے کی ۔ آپ کے علاوہ مکرم عزیز دین صاحب ، مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب اور مکرم خالد اختر احمد صاحب وفد میں شامل تھے ۔ محترم ہائی کمشنر صاحب موصوف سے جو حال ہی میں برطانیہ میں متعین ہوئے ہیں کافی دیر تک بات چیت ہوتی رہی ۔ آپ کو لنڈن مشن کی مختصر تاریخ اور مساعی سے آگاہ کیا گیا نیز وطنِ عزیز کی سلامتی اور حفاظت کے لئے کی جانے والی کوششوں کا ذکر بھی کیا گیا ۔ ملاقات کے آخر میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے آپ کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور لنڈن مشن کی مطبوعات کا ایک سیٹ پیش کیا جو آپ نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا ۔ (نامہ نگار)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر فتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عارضی ناکامی پر ایک مومن کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے

جب دو قومیں برسرِ جنگ ہوتی ہیں تو کبھی ایک کا پلّہ بھاری ہوتا ہے اور کبھی دُوسری کا۔ اُتار چڑھاؤ کی یہ کیفیت چلتی رہتی ہے، حتیّٰ کہ کسی محاذ پر ایک کو ہزیمت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ پھر ایک دور ایسا بھی آتا ہے کہ اُس محاذ پر فتحیاب ہونے والی قوم اُسی قوم سے جسے اُس نے ناکامی سے دوچار کیا تھا، خود شکست کھانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حالات کے اِس طرح بدلتے رہنے اور اس کی حکمت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اِس امر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے جنگ احد میں پیش آنے والے واقعات کے ضمن میں کیا ہے

جنگ بدر میں کفارِ مکّہ کے بالمقابل عظیم الشان فتح حاصل کرنے کے بعد جنگ اُحد میں مسلمان گو ابتداءً فتحیاب رہے لیکن اچانک ہی یہ فتح مبدل بہ شکست ہو گئی۔ ستّر سے زیادہ صحابہؓ شہید ہوئے اور اس سے بھی کہیں زیادہ تعداد میں زخمی ہوئے حتیّٰ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سر اور چہرہ مبارک پر زخم آئے اور آپؐ کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا۔ اپنی اِس ظاہری اور عارضی فتح پر کفارِ مکّہ نے بہت خوشیاں منائیں اور خوشیاں منانے کے جوش میں انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ انتہائی توہین آمیز اور دلآزاری کا رویّہ اختیار کیا اور جہاں بھی بس چلا مسلمانوں کو تنگ کرنے اور انہیں اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ پھر اپنی اِس ظاہری اور عارضی فتح پر ان کے حوصلے اِس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے یہودیوں اور بعض دوسرے قبائل کو اپنے ساتھ ملا کر ایک بڑی جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور وہ اِس زعم میں مبتلا ہو گئے کہ اب اُن کے لئے اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ ان سب واقعات کا کتبِ تواریخ میں بڑی تفصیل سے ذکر آتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جنگ اُحد کے موقع پر مسلمانوں کی عارضی شکست اور تکلیف اور اس میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آل عمران آیات ۱۴۰ تا ۱۴۲)

اے مومنو! تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو۔ اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تمہیں کوئی زخم پہنچا ہے تو اُن لوگوں (یعنی کفار) کو بھی تو ویسا ہی زخم پہنچ چکا ہے اور یہ (غلبہ کے) دن ایسے ہیں کہ ہم انہیں لوگوں کے درمیان نوبت بہ نوبت پھراتے رہتے ہیں (یعنی کبھی ایک قوم غالب ہوتی ہے اور کبھی دُوسری، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں) اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو ظاہر کر دے جو ایمان لے آئے ہیں اور تم میں سے بعض کو گواہ بنائے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، اور تاکہ جو مومن ہیں اللہ انہیں پاک وصاف کر دے اور (بالآخر) کافروں کو ہلاک کر دے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ اگر جنگ اُحد میں رسول کی نافرمانی کے نتیجہ میں تمہیں وقتی طور پر ہزیمت اُٹھانی پڑی تو یہ انوکھی بات نہیں ہے۔ تم سے پہلے خود کفار زبردست ہزیمت اُٹھا چکے ہیں۔ جہاں تک غلبہ کا تعلق ہے ہم کسی قوم کو ایک حالت پر نہیں رہنے دیتے کبھی ایک قوم کو غالب کر دیتے ہیں اور کبھی دُوسری قوم کو غالب کر دیتے ہیں اور اس سے بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ حتیّٰ کہ ہم خود مومنوں پر بھی سختی اور مغلوبیت کے دن لے آتے ہیں اور اس میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ پہلی حکمت یہ ہوتی ہے کہ ہم یہ ظاہر کر دیں کہ وہ لوگ کون ہیں جو حقیقی معنوں میں ایمان لائے ہیں اور کون محض زبان سے ہی ایمان کے دعویدار ہیں۔ دوسری حکمت یہ ہوتی ہے کہ ہم اس طرح مومنوں کو یہ موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی خامیوں اور کمزوریوں کو دُور کر کے حقیقی معنوں میں پاک وصاف بن جائیں اور اللہ اور رسولؐ کی پوری پوری اطاعت گزاری اختیار کر لیں۔ جہاں تک کافروں کا تعلق ہے جو اپنی عارضی فتح پر خوشیاں منا رہے ہیں اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کے منصوبے باندھ رہے ہیں ہم انہیں ہلاک اور تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے۔

قرآنِ مجید کی اِن آیات کی رُو سے ظاہر ہے کہ اگر مسلمانوں کو حملہ آور کافروں کے ساتھ مقابلہ میں کبھی عارضی طور پر شکست سے دوچار ہونا پڑے تو انہیں ہرگز ہرگز مایوس یا ہراساں نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اِس ناکامی میں پوشیدہ الٰہی حکمت پر غور کر کے اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہو کر تلافیٔ مافات میں لگ جانا چاہیئے۔ اِس قسم کی عارضی ناکامیوں کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی ایمانی اور عملی کمزوریوں اور خامیوں کا پتہ لگ جاتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی اِن کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کر کے حقیقی مومن بننے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اُن اوصاف سے متصف کریں جو جاذبِ نصرتِ الٰہی ہوتے ہیں یعنی اُن اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کریں جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی نصرت کرنا اور انہیں قائم رہنے والی فتح اور غلبہ سے نوازنا اپنے اُوپر فرض کر لیتا ہے۔ جب وہ حقیقی معنوں میں مومن بن کر اپنے آپ کو ایسے اوصاف سے متصف کر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کے وعدے کو پورا کر دکھاتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جب وہ مسلمانوں کو غالب کر کے عارضی فتح پر خوشیاں منانے والے کافروں کو ہلاک اور تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

پس عارضی ناکامی یا شکست پر مسلمانوں کو ہرگز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایک لمحہ کیلئے بھی مایوس یا ہراساں ہوں، بلکہ اُن کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اِس ناکامی کی وجوہات اور اس میں پوشیدہ حکمت پر غور کریں اور اپنی ایمانی اور عملی کمزوریوں کو دُور کر کے پکّے سچّے اور کھرے مسلمان یعنی حقیقی مومن بننے کی کوشش کریں۔ اُن کاموں اور افعال سے یکسر مجتنب ہو جائیں جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور وہ کام اور افعال پورے تعہد اور عزم کے ساتھ بجا لائیں جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور اِس یقین سے پُر رہیں کہ بالآخر وہی کامیاب اور فتحیاب ہوں گے اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا خدائی وعدہ ان کے حق میں ضرور پورا ہو گا اور ان کے دشمن يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ کے مصداق بن کر رہیں گے۔

قطعات

ہمدرد و خیرخواہ ہمارا ہیں آپ ہی
ہم بے کسوں کے غم میں سہارا ہیں آپ ہی
جو آپ نے دیا ہے ہمیں دردِ جانگداز
اُس دردِ جانگداز کا چارہ ہیں آپ ہی

سُن لو! سُن لو! خُدا کی بات ہے یہ
لے لو! لے لو! نئی حیات ہے یہ
دیکھو! دیکھو! اُبھر رہا ہے نُور
آخری اِک اندھیری رات ہے یہ

تنویر

الشوافریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نوٹس سالانہ اجلاس

کمپنی ہذا کے حصہ داران کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کمپنی ہذا کا سالانہ اجلاس عام مورخہ ۳۱/۱۲/۷۱ بوقت دس بجے صبح کمپنی ہذا کے رجسٹرڈ دفتر میں بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔ جس میں مندرجہ ذیل اُمور پیش ہوں گے:-

(۱) منظوری بیلنس شیٹ سال ۷۱-۱۹۷۰ء (۳) تقرر ڈائریکٹران ریٹائر ہونے والوں کی جگہ
(۲) تقرری آڈیٹرز برائے سال ۷۲-۱۹۷۱ء (۴) متفرق امور باجازت چیئرمین۔

(سیکرٹری الشوافریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ) ۱۵/۱۲/۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین کے اہل و عیال کی نگرانی کا اہم فریضہ

گھر پر رہنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری)

اسلام دین جہاد ہے۔ ہر سچا مومن اپنی ساری طاقتوں کو کلمہ اسلام کے بلند کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے ساری استعدادوں کو اسی راہ پر لگا دیتا ہے۔ جب زبان سے اور قلم سے اس فریضہ کے ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے تو وہ زبان اور قلم کی ساری اہلیت کو اس کام میں صرف کرتا ہے۔ جب اشاعت دین کے لئے مال کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اپنا سارا مال تک اس راہ میں قربان کر دیتا ہے اور جس وقت دشمن طاقت و تشدد اور اسلحہ کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے حملہ آور ہوتا ہے تو مسلمان کا فرض ہے کہ دفاعی جہاد میں جان کی بازی لگا دے۔ پس جہاد وقت کے تقاضے کے مطابق راہ خدا میں ہر قسم کی قربانی کرنے کا نام ہے۔ اسلام دین جہاد ہے وہ ہر مسلمان سے چاہتا ہے کہ وہ اپنی ساری زندگی مجاہدانہ طور پر بسر کرے مال بھی خرچ کرے اپنی سب استعدادیں بھی صرف کرے اور جان بھی اس راہ میں قربان کر دے۔

اسلام کی اشاعت اور اس کے مقدس پیغام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے وطنوں کو چھوڑ کر جانے والے بھی مجاہدین ہیں۔ اور طاقت کے زور پر مسلمانوں کو مٹانے کے لئے آنے والے دشمنوں کے مقابلہ پر سینہ سپر ہونے والے بھی مجاہدین ہیں قرآن مجید میں مجاہدین کا عظیم درجہ بیان ہوا ہے اور ان کے لئے بے شمار ثواب کا وعدہ مذکور ہوا ہے احادیث نبویہ میں بھی ہر قسم کے جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور جہاد کرنے والوں کا بلند ترین مرتبہ بیان ہوا ہے۔

میدان جہاد میں جانے والے ایک خاص روح سے سرشار ہوتے ہیں ان کے دل عاشقانہ انداز لئے ہوئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں وہ اپنے پیچھے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ جاتے ہیں۔ وطن سے دوری اور بیوی بچوں سے علیحدگی جذبات کی ایک بڑی قربانی ہے اس قربانی میں مجاہدین کے ساتھ ان کے اہل و عیال بھی شامل ہوتے ہیں وہ مائیں جو اپنے بچوں کو جہاد کے لئے بخوشی روانہ کرتی ہیں وہ باپ جو اپنے بیٹوں کو خندہ پیشانی سے محض اللہ کی خاطر اپنے سے علیحدہ کرتے ہیں وہ بیویاں جو دین کی خاطر اپنے خاوندوں کے میدان جہاد میں جانے کو خوشی سے پسند کرتی ہیں وہ بچے جو اپنے شعور کے مطابق اپنے والد کے دور جانے کو برداشت کرتے ہیں وہ بہنیں اور بھائی جو اپنے مجاہد بھائیوں کے دور دراز ملکوں میں جانے کو گوارا کرتے ہیں یا ان کے میدان جنگ میں جانے کی قربانی میں اُن کے ساتھ شامل ہوتے ہیں یہ سب اعزہ و اقارب ایک مجاہد کے جہاد میں شریک ہیں اور انہیں بھی اپنے اپنے احساس اور شعور کے مطابق ثواب ملے گا۔

مسلم معاشرہ ایک مربوط معاشرہ ہے سب مسلمان مل کر ایک قوم ہیں ان کا باہمی اتحاد اس اخوت پر مبنی ہے جس کی بنیاد ایمان و اسلام پر ہے مجاہدین مسلم معاشرہ کی وہ نوع ہیں جسے امتیازی شان حاصل ہے اور جسے خاص حقوق حاصل ہیں۔ جہاد پر جانے والے ہر مسلمان کے اہل و عیال کی نگرانی کی ذمہ داری ساری قوم پر ہوتی ہے ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ یہ اسلامی خدمت خود بہت بڑا جہاد ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا

(البخاری و مسلم)

کہ جو شخص راہ خدا میں جہاد کرنے والے کو اسلحہ اور سامان مہیا کرتا ہے وہ بھی غازی ہے اور جو کسی مجاہد کے اہل و عیال کی نگرانی کرتا ہے وہ بھی غزوہ میں شریک قرار پاتا ہے"

ایک دوسری حدیث میں حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهاتهم"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد)

کہ مجاہدین کی بیویوں کی عزت و ناموس کی حفاظت پیچھے رہنے والوں پر اسی طرح فرض و واجب ہے جس طرح ان کی اپنی ماؤں کی عزت و حرمت ہوتی ہے۔

ان دونوں احادیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر جانے والوں کے اہل و عیال کی نگرانی اور حفاظت کی فرضیت اور اس کا ثواب بیان فرمایا ہے کیونکہ درحقیقت مجاہدین کی بیویاں بھی عظیم قربانی کر رہی ہوتی ہیں ان کے بچے اور دیگر متعلقین بھی مجاہدین کی قربانی میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں اسلئے اسلام نے مجاہدین کے اہل و عیال کی حفاظت اور نگرانی کو پیچھے رہنے والے لوگوں کے لئے ایک نہایت ضروری فریضہ قرار دیا ہے۔

ایک مجاہد کو اپنے اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے وہ اسی پر توکل کرتا ہے لیکن اگر اسکے ساتھ اسے یہ بھی یقین ہو کہ میری عدم حاضری میں میرے عرصۂ جہاد کے زمانہ میں میری قوم اور میری جماعت کے افراد میرے بیوی بچوں کی مقدور بھر نگرانی کریں گے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں گے تو یہ بات اس کے لئے مزید تسلی اور اطمینان کا موجب ہو جاتی ہے اور اسے ہر قربانی پر پورا پورا انشراح صدر ہوتا ہے۔

اسلامی شریعت کے مطابق مجاہدین کے کامیاب واپس آنے پر جہاں انہیں دوہری خوشی ہوتی ہے وہاں ان غازیوں کے اہل و عیال کے لئے بھی مسرت و شادمانی کا بھرپور دور شروع ہو جاتا ہے لیکن اگر مجاہدین میں سے کسی کو جام شہادت نوش کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے تو اس کے لئے آخرت کا بے پایاں اجر و ثواب ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کے بیوی بچوں کی نگرانی و حفاظت کی دوہری ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے ان کی بیواؤں اور ان کے یتامیٰ کی خبرگیری اور ان کی صحیح تربیت اسلامی حکومت اور مسلمانوں کی جماعت کا اولین فریضہ ہوتا ہے۔

ہمارے مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ جہاد کے موقعہ پر درحقیقت سارا مسلم معاشرہ ہی مجاہدین کا معاشرہ بن جاتا ہے محاذ جہاد پر یا میدان جنگ میں جانے والے بھی مجاہد ہیں اور پیچھے رہنے والے بھی اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کر کے مجاہدین کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں جہاد ساری طاقتوں اور استعدادوں کو دین حق کی حمایت میں صرف کرنے کا نام ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی مجاہدین کے زمرہ میں زندہ رہنے اور اسی حالت میں مرنے کی توفیق بخشے اور اپنی دائمی خوشنودی سے نوازے۔

اللّٰھم آمین

خدا تعالیٰ آج بھی اپنی قدرتوں کے جلوے دکھا سکتا ہے

"اگر تمہارے دل میں یہ پختہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کریگا اور وہ پورا کرنے پر قادر ہے اور جو بشارتیں اس نے دی ہیں ان بشارتوں کے ہم بھی وارث ہیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھتے ہوگے اگر تم اس پر توکل رکھوگے اگر تم شرک نہیں کروگے۔ اسکے علاوہ کسی اور کی طرف تمہاری نگاہ نہیں جائے گی تو آج بھی وہ قادر و توانا خدا اپنی قدرتوں کے وہی جلوے دکھائے گا جو اس نے احزاب کی اس فیصلہ کن رات میں دکھائے تھے جس نے مسلمانوں کے لئے خوشیوں کے سامان اور کافروں کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا کر دئے تھے۔

(الفضل ۱۲؍دسمبر ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی بقا کی جنگ کھیتوں کارخانوں اور گھروں میں لڑی جائیگی

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہمارا ایمان ہے اور انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی

صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کی نشری تقریر

صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے مورخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو سوا سات بجے شام ریڈیو پر قوم سے جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میرے عزیز ہم وطنو! میں آپ حضرات سے اس انتہائی سنگین بحران کے موقع پر ایک بار پھر مخاطب ہوں۔ یہ بحران ہم پر ہمارے بد دیانت اور دشمن پڑوسی نے مسلط کیا ہے جو ہم سب کے لئے انتہائی دکھ اور تشویش کی بات ہے۔ بھارت نے ہمارے خلاف جس عظیم اور وسیع پیمانے پر جارحیت کا ارتکاب کیا ہے وہ بدستور جاری ہے میں نے وطن کے دفاع کے لئے قوم کو سرگرم عمل ہونے کی جو دعوت دی تھی اس کا ردعمل بہت شاندار رہا ہے۔ ہماری مسلح افواج نے مشرقی پاکستان میں انتہائی ناساعد حالات کے باوجود جس جرأت مندی اور دلیری سے جنگ لڑی ہے وہ تاریخ میں ناقابل تسخیر جرأت و ہمت کا نیا باب ہے اور اسلام کے مجاہدین کی بلند ترین روایات کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اگرچہ دشمن کے مقابلے میں ہماری تعداد انتہائی کم تھی اور دشمن کی ناکہ بندی کی وجہ سے ان تک رسد اور کمک پہنچانا بھی ممکن نہیں تھا لیکن اس کے باوجود غازیان اسلام نے ایک وحشی اور عیار دشمن کا مہینوں مقابلہ کیا۔ جس کے پاس اسلحہ اور سامان کی فراوانی تھی اور جس کو ایک عظیم طاقت کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ ان وجوہ کی بنا پر ہم مشرقی محاذ پر مغلوب ہو گئے۔ لیکن کسی ایک محاذ پر عارضی ناکامی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جدوجہد ختم ہو گئی ہے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک محاذ پر شکست کھا جائیں لیکن بقا کی اس جنگ میں انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی۔

اس موقع پر ہمارے دل مشرقی پاکستان کے بھائیوں سے ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہیں۔ جن کو بھارت کے جنگ باز حکمران بربر دہشت گردی، ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اپنے ان بھائیوں سے یہ کہتے ہیں یہ انتہا نہیں ہے ہم اپنے ملک کے لئے جرأت اور ہمت سے برابر لڑتے رہیں گے ہم حملہ آور کا اس جذبہ اور قوت ایمانی سے مقابلہ کریں گے۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو عطا کرتا ہے۔ ہم انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اپنی قوم کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اپنی نئی نسلوں کے لئے لڑ رہے ہیں ہم نے اس ملک کو قائم کرنے کے لئے بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ بارہ کروڑ مسلمانوں پر مشتمل اس اسلامی مملکت کی بقا کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کی بھی کوئی حقیقت نہیں بھارت کی ننگی جارحیت کے مقابلہ کے لئے جو شمع مشرقی پاکستان میں روشن کی گئی ہے۔ اس کو کبھی بجھنے نہیں دیا جائیگا یہ شمع پورے پاکستان کے طول و عرض میں روشن رہے گی اور ایک سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہوتی چلی جائے گی۔ مشرقی پاکستان کے غازیوں اور بہادر عوام بھارت کے سامراجی عزائم کا پورے عزم و قوت سے مقابلہ کرتے رہیں گے ہمارا مقابلہ ایک عیار اور مکار دشمن سے ہے۔ جس کے عزائم اب بے نقاب ہو چکے ہیں۔ اس نے اپنی فوجوں کی بھاری تعداد کی بنیاد پر پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ تمام بین الاقوامی قوانین اور دستور العمل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس نے شہری آبادی پر اندھا دھند بمباری کی ہے اور اس نے ہسپتالوں اور یتیم خانوں تک کو نہیں بخشا ہے۔

برصغیر کے مسلمان پہلی جنگ کے میدان میں اس چیلنج کا اس سے قبل بھی مقابلہ کر چکے ہیں خدا کے فضل و کرم سے شدید مشکلات کے باوجود انہوں نے اس چیلنج کا کامیابی سے مقابلہ کیا۔ ہم حق پر ہیں اور ہم میں قوت ایمانی موجود ہے۔ اس لئے ہم ہار نہیں مانیں گے۔ ہم ایک ننگے سامراج کے چیلنج کا مقابلہ کر رہے ہیں جس سے صرف پاکستان کو خطرہ لاحق نہیں بلکہ پورے خطہ کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔

تمام مہذب دنیا نے جو بین الاقوامی سرحدوں اور قوموں کی آزادی اور سالمیت کا احترام کرتی ہے ہمارے موقف کی تائید کی ہے۔ ان قوموں نے جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل دونوں جگہ ہماری تائید و حمایت کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اقوام عالم کی عظیم اکثریت نے ہمارے موقف کی تائید کی اور ہم ان تمام اقوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے قومی سرحدوں اور آزادی کے تحفظ کے اس مقصد کی حمایت کی ہے۔ جنہوں نے اس بے مقصد جنگ اور وحشیانہ قتل و غارت گری کو بند کرنے اور فوجوں کو واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے پاکستان نے ہمیشہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ امن سے رہنے کی کوشش کی ہے کسی ملک کے خلاف ہمارے کوئی جارحانہ عزائم نہیں اور ہم نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد کو فوری طور پر منظور کر کے ایک بار پھر اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا تھا۔

بحران کا باوقار اور پرامن حل تلاش کرنے کے لئے ہم اقوام متحدہ کے ہر فیصلے کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ ہمارے قومی مفاد کے منافی نہ ہو اور ہمیں توقع ہے کہ بھارت نے جنرل اسمبلی کے فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے عالمی رائے عامہ کی جو توہین کی ہے دنیا کے تمام ممالک کو خود اس کا بخوبی احساس ہوگا ہم اس تاریخی جدوجہد میں تنہا نہیں ہیں۔ عوامی جمہوریہ چین اور امریکہ نے عالمی امن اور قومی سرحدوں کے تحفظ کی جدوجہد میں ہماری جو تائید و حمایت کی ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کے لئے ان کے شکر گزار ہیں۔

یہ بات بلاشبہ باعث اطمینان ہے کہ ان دو بڑی طاقتوں نے امن اور انصاف کے لئے پورے زور سے اپنی آواز بلند کی ہے۔ ہمارے برادر مسلم ممالک اور افریشیا کی ملکوں نے بھی ہماری پرجوش حمایت کی ہے ہم اپنے تمام دوستوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسی طرح ہمارے رفیق رہیں گے اور ہم انہیں یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان کے عوام اور ہماری مسلح افواج اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے جب تک انصاف کا بول بالا نہ ہو جائے اور ہمارے وطن سے جارحیت کا خاتمہ نہ کر دیا جائے۔

ہر محاذ پر دشمن سے مقابلہ جاری ہے لیکن اس دوران میں عوامی حکومت کے قیام کے منصوبے پر پروگرام کے مطابق عمل جاری رہے گا۔ جسے ناکام بنانے کے لئے بھارت نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا تھا۔ پروگرام کے مطابق ۲۰ دسمبر کو آئین کا اعلان کر دیا جائیگا جس میں مشرقی پاکستان کے لئے ایک متحدہ پاکستان کے تصور کے مطابق زیادہ سے زیادہ خود مختاری کی ضمانت دی گئی ہے۔ یہ آئین اس متحدہ پاکستان کے نظریہ پر مبنی ہے جس کی تخلیق اور تحفظ کے لئے ہماری قوم نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اس کے بعد مرکز میں نمائندہ حکومت قائم کی جائیگی اور صوبوں میں بھی نمائندہ حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ بہت جلد امن قائم ہو تاکہ پاکستان کے عوام جنہوں نے اپنے وطن کے تحفظ اور بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اپنے ملک میں اسلام کی عظیم روایات کے مطابق حق و انصاف پر مبنی معاشرے کی تعمیر کے کام میں مشغول ہو سکیں۔ اس وقت پاکستان کو جو خطرہ لاحق ہے وہ بعد میں پورے ایشیا میں پھیل جائے گا۔ خطرہ اس صورت میں ٹل سکتا ہے کہ بین الاقوامی برادری نہایت تیزی سے سرگرم عمل ہو اور بھارت کی جارحیت کو ختم کرنے کا فیصلہ کرے۔ بیسویں صدی میں دنیا دو مرتبہ جنگ کی آگ میں جل چکی ہے اور دونوں مواقع پر عالمی برادری نے جارحیت ختم کرنے کے لئے سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جس کا مقصد چھوٹے ملکوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا یا ان کو ختم کرنا تھا۔ ہم اب یہ نہیں ہونے دیں گے اگر ضرورت پڑی تو ہم تنہا لڑیں گے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ دنیا کو اس معاملہ میں تشویش اور بے چینی ہے۔ اس لئے بین الاقوامی برادری کو سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس پورے خطہ میں جنگ کی آگ کو بجھانا چاہیئے اور جارحیت کو ختم کرانا چاہیئے۔

میرے ہم وطنو۔ اپنے مقصد کی صداقت پر یقین رکھتے ہوئے اور قوت ایمانی اور خدا کی عطا کردہ جرأت و ہمت سے لیس ہو کر اپنی جدوجہد نظم و ضبط اور عزم کے ساتھ جاری رکھو یہ جنگ ہمیں میدانوں، کارخانوں اور گھروں میں بھی اسی طرح لڑنا پڑے گی جس طرح کہ یہ جنگ میدان جنگ میں لڑی جائے گی۔ ہم اللہ کے نام پر لڑتے ہیں۔ ہمارے دل اللہ اکبر کی صدا پر لبیک کہتے ہیں اور ہمارا یقین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنی تمام توانائی اور صلاحیتیں صرف کر دو۔ انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی۔ پاکستان پائندہ باد۔

انصار اللہ کی رکنیت

ہر احمدی دوست جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے۔ اُسے مجلس انصار اللہ کا رکن بنایا جانا ضروری ہے۔

اس لئے تمام زعماء سے درخواست ہے کہ وہ ایسے تمام احباب کو جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں مجلس انصار اللہ میں شامل کر کے اس کی اطلاع مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ۔

قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ

امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ دنیا کی سب سے بڑی بحری دفاعی قوت ہے اسے مشرق بعید کے لئے امریکہ کا غیر سرکاری سفیر بھی کہا جاتا ہے اس علاقہ میں امریکہ کے مفادات کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار کافی حد تک اس بیڑہ کی کارروائی پر ہے۔ امریکہ کی بحری طاقت چار بحری بیڑوں میں منقسم ہے، پہلا بحری بیڑہ امریکہ کے مغربی ساحل کے ساتھ بحرالکاہل میں دوسرا بحری بیڑہ امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ بحر اوقیانوس میں چھٹا بحری بیڑہ بحیرہ روم میں اور ساتواں بحری بیڑہ مشرق بعید کے بحرالکاہل اور بحر ہند کے سمندروں میں ہر وقت گشت پر رہتا ہے۔

ہر بحری بیڑہ ایک مکمل بحری طاقت ہے۔ جس میں سینکڑوں بحری اور طیارہ بردار جہاز شامل ہوتے ہیں ان کے علاوہ ہر جہاز جنگی کشتیوں آبدوزوں اور ایٹمی میزائلوں سے لیس ہوتا ہے ہر بحری بیڑہ میں آواز سے تین گنی رفتار سے پرواز کرنے والے جنگی طیارے میکڈانل الیف ۴-ایچ فینٹم ۲ بھی شامل ہیں انہیں عام طور پر ۱۶۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۳۶ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑایا جاتا ہے کیونکہ اس سے زائد رفتار پر جہاز کی مشینری پگھلنا شروع کر دیتی ہے آبدوزیں پولرس میزائلوں سے لیس ہوتی ہیں جن کے ذریعہ ایٹم بم ۱۵۰۰ میل دور تک پھینکا جا سکتا ہے

ساتویں بحری بیڑے کی سب سے بڑی اور بنیادی خصوصیت اس کی قوت تحرک اور لچک ہے، یہ بحری بیڑہ مشرقی ایشیا کے ہزاروں میل وسیع و عریض بحری علاقہ میں ہمہ وقت گشت پر رہتا ہے۔ اس کے تمام جہاز اور جنگی کشتیاں وغیرہ ایک وقت ایک جگہ کبھی اکٹھی نہیں ہوتیں اس بیڑہ میں شامل جہازوں ہوائی جہازوں آبدوزوں، میزائل بوٹوں کی صحیح تعداد کسی کو معلوم نہیں۔ تاہم یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بیڑہ دنیا کے کسی بھی بیڑے سے زیادہ طاقتور ہے۔ جہازوں کی تعداد میں ضرورت کے مطابق کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ تاہم اندازہ ہے کہ اس وقت اس بیڑے میں ۱۲۵ جہاز، ۶۵۰ ہوائی جہاز اور چونسٹھ ہزار امریکی نیوی کے افسر سپاہی اور دیگر ملازمین ہیں۔ ساتویں بحری بیڑہ کو ایک وقت میں ایک مہم یا اس سے زائد مہموں پر سالہا سال تک کے لئے روانہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس بیڑہ کے جہازوں کو ایندھن کی ضرورت نہیں وہ ایٹمی طاقت سے چلتے ہیں۔ ان جہازوں کی رفتار ۴۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ جہازوں پر میزائل پھینکنے کا اڈہ بھی ہے اکثر جہازوں پر بحریہ کے جدید ترین میزائل سپر XII کی تنصیبات بھی ہیں۔ یہ میزائل ۱۲ فٹ لمبے آٹھ انچ چوڑے اور ۳۵۰ پونڈ وزنی ہوتے ہیں۔ یہ میزائل اپنی زد میں آئے ہوئے دشمن کو بغیر دیکھے نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان میزائل کی تنصیبات کے ساتھ ایک "راڈر سکوپ" ہوتا ہے۔

ساتویں بحری بیڑہ میں مختلف ٹاسک فورس کام کر رہی ہیں۔ سب سے بڑی ٹاسک فورس ۷۰ فلیگ شپ ہے۔ جس کی قیادت ساتویں بحری بیڑے کا کمانڈر خود کرتا ہے اس فورس کا سب سے بڑا جہاز فلیگ شپ انٹرپرائز ہے جس کا وزن ۸۶۵۰۰ ٹن ہے۔ ٹاسک ۷۰ ساتویں بحری بیڑہ کے بحری جہازوں ہوائی جہازوں، آبدوزوں جنگی کشتیوں، ہیلی کاپٹروں اور افسروں اور جوانوں کی ایک بہترین ٹیم پر مشتمل ہے ٹاسک فورس ۷۲ میں ایک ڈویژن تباہ کن جہاز اور کئی ڈویژن پٹرول اڑا کرتے ہیں۔ ٹاسک فورس ۷۶ کسی بھی مہم میں جلد تاریخ ظاہر کرنے کی ذمہ دار ہے اس میں ایک وقت میں کم از کم چھ ہزار میرین ہوتی ہیں۔ ٹاسک فورس ۷۷ کو ساتویں بحری بیڑے کا دل کہا جاتا ہے اس فورس میں دو سو سے تین سو تک ہوائی جہاز ہیں جن میں بمبار اور ہلکے حملوں کے جہاز بھی شامل ہیں۔ ٹاسک فورس ۷۳ بحری بیڑہ کے جہازوں کی دیکھ بھال اور ان کو صحیح حالت میں رکھنے کے لئے ہے ٹاسک فورس ۷۹ کو بحریہ کی تیز فوج بھی کہتے ہیں۔ یہ فوج مختصر نوٹس پر خطرہ کے کسی بھی مقام پر پہنچ سکتی ہے۔ اس میں جہاز، ہوائی جہاز، ٹرانسپورٹ کے بڑے ہیلی کاپٹر اور میرین میزائل وغیرہ ہیں۔ ساتویں بحری بیڑہ کی تشکیل ۱۹۴۳ء میں کی گئی جب دوسری جنگ عظیم میں جنرل میکارتھر آسٹریلیا کی جانب سے شمال کی طرف جاپان کے خلاف پیش قدمی کر رہے تھے۔ تو امریکہ کی بحریہ ایشیا تک سکواڈرن اینڈ فلیٹ" نے جنرل موصوف کی افواج کے ساتھ بھرپور اور نمایاں تعاون کیا جس کے بعد اس بحریہ میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس کا نام امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ رکھ دیا گیا اسی سال کے اواخر میں اس بیڑہ نے فلپائن میں امریکی فوجیں اتارنے میں نمایاں کام کیا ۱۹۴۵ء میں جاپان کے جزیروں میں اتحادیوں کی فوجیں اس بیڑے کے ذریعہ اتریں۔ ۱۹۵۵ء میں اس نے نیشنلسٹ چین کی درخواست پر چین کے جزیروں سے ۲۹ ہزار آدمیوں کو کامیابی سے بحفاظت نکال کر انہیں فارموسا پہنچایا یہ مہم ایڈمرل ایم پرائڈ کی زیرنگرانی انجام پائی۔ اس کے بعد یہ بیڑہ کوریا اور ویٹ نام میں مصروف کار رہا۔

(ملخص)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح ...... اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ ایک تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید)

ولادت

شیخ محمد یوسف صاحب اطہر ابن حکیم شیخ محمد اسماعیل صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ۱۲/۱۱ کو صبح تین بجے ایک بچی عنایت فرمائی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ دین کی خادمہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ حکیم محمد اسماعیل غلہ منڈی۔ ربوہ)

تلاش گمشدہ

عزیز محمود احمد پسر ارشاد احمد مرحوم عمر ۱۸ سال میٹرک پاس عرصہ ایک ماہ سے لاپتہ ہے جو بھائی اس کے بارے میں اطلاع دیں گے دعا لیں گے۔ وہ خود بھی اس اعلان کو پڑھے تو فوراً گھر آ جائے یا خیریت کی اطلاع دے۔ (حکیم محمد دین۔ غلہ منڈی کھجور والی۔ ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

:- مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب سب آنسہ باندھی ضلع نواب شاہ یکم دسمبر کو بوقت ۸ بجے شام وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے نوجوانی کی عمر میں احمدیت قبول کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے نیک دیانتدار اخلاص میں بہت آگے تھے۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نماز جمعہ میں اکثر سب سے پہلے آ کر اذان دیا کرتے تھے مقامی مجلس انصار اللہ کے زعیم تھے۔ اس سال حج کی درخواست دی تھی جو منظور نہ ہوئی۔ مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے آپ نے اپنے پیچھے بیوی کے علاوہ چار لڑکے (جن میں دو شادی شدہ ہیں) اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مشرف احمد ورڈھی۔ قائد خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پاکستان کے عوام بھارت کی بالادستی برداشت نہیں کریں گے

لندن میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا بیان

لندن ۱۹ر دسمبر۔ پاکستان کے نامزد وزیر خارجہ اور نائب وزیراعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے امریکہ سے وطن واپس آتے ہوئے اپنے لندن کے مختصر قیام میں کہا ہے کہ موجودہ بحران کا جو حل بھی ہو وہ میرے نزدیک متحدہ پاکستان کے دائرہ میں ہونا چاہیئے آپ نے کہا کہ ہم نے اپنے ملک کی ازسرنو تعمیر کرنی ہے اور پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان جامع مصالحت کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہے۔

آپ نے کہا پاکستان اب بھی ایک ملک ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک عارضی حادثہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام بھارت کی بالادستی کو برداشت نہیں کریں گے۔

مسٹر بھٹو نے لندن میں برطانیہ کے وزیر خارجہ سے مختصر ملاقات کی۔ امریکہ میں آپ نے صدر نکسن اور امریکی وزیر خارجہ سے ملاقاتیں کیں

تمام فوج نے ہتھیار نہیں ڈالے

لندن ۱۹ر دسمبر۔ بھارتی حکومت کے اعلان کے مطابق مشرقی پاکستان میں ۴۷ہزار پاکستانی فوجوں نے ہتھیار ڈالے ہیں ان میں سے آدھی فوج ڈھاکہ میں تھی۔ واضح رہے کہ مشرقی پاکستان میں ہماری فوج کی کل تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے

ڈھاکہ میں لڑائی جاری ہے

لندن ۱۹ر دسمبر۔ خبررساں ایجنسی رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ "بنگلہ دیش" میں کوئی نظم ونسق یا حکومت نہیں۔ ہر طرف لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ ڈھاکہ سٹیڈیم اور چھاؤنی کے علاقے پر قابض بھارتی فوجیوں کے علاوہ کہیں حکمرانی کے کوئی آثار نہیں۔ رائٹر کے نمائندے نے کہا ہے کہ ابھی تک ڈھاکے میں مقامی بے قاعدہ فوجیوں اور مکتی باہنی اور بھارتی فوجوں کے درمیان جنگ جاری ہے

صدر یحییٰ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گے

راولپنڈی ۱۹ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے موجودہ صدر جنرل محمد یحییٰ خان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جونہی کل عوامی نمائندوں کو اقتدار منتقل کیا جائے گا وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گے۔

پچاس روپے کے نوٹ کالعدم قرار دینے کی افواہیں بے بنیاد ہیں

کراچی ۱۹ر دسمبر۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے نہایت زوردار لفظوں میں اس خبر کی تردید کی ہے کہ حکومت پچاس روپے کے نوٹ کالعدم قرار دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے سٹیٹ بنک کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پچاس روپے کے نوٹ کی قانونی حیثیت برقرار ہے اور جو شخص پچاس روپے کے نوٹ کے لین دین کے سلسلہ میں انکار کرتا ہے اسے ڈیفنس آف پاکستان کے رولز کے مطابق سزا دی جائے گی پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی توجہ اس افواہ کی طرف مبذول کروائی گئی جو دشمن کے بعض ایجنٹوں کی طرف سے شروع کی گئی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت پچاس روپے کا نوٹ کالعدم قرار دینے والی ہے سٹیٹ بنک آف پاکستان اس افواہ کی پرزور الفاظ میں تردید کرتا ہے اور واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ پچاس روپے کا نوٹ بدستور قانونی ہنڈی ہے اسے قبول نہ کرنا اور اس بارے میں افواہیں پھیلانا قابل مواخذہ جرم ہے سٹیٹ بنک آف پاکستان نے تمام تجارتی بنکوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پچاس روپے کے تمام نوٹوں کے عوض چھوٹے نوٹ لوگوں کو دیں اور بنکوں کے اوقات کار میں اضافہ کر دیں تاکہ عوام کو نوٹوں کے بھنوانے کے سلسلہ میں کوئی دقت نہ ہو۔

بنکوں کو یہ ہدایت بھی کر دی گئی ہے کہ وہ پچاس روپے کے نوٹ بھنانے والوں کو بنک میں حساب کھولنے پر مجبور نہ کریں بلکہ جب بھی کوئی شخص پچاس روپے کا نوٹ لے کر کاؤنٹر پر آئے اسے فوراً اس کے چھوٹے نوٹ مہیا کریں عوام کو بھی مطلع کیا گیا ہے کہ اگر پچاس روپے کا نوٹ بنک سے بھنوانے میں دقت ہو تو وہ فوراً سٹیٹ بنک کی قریبی شاخ سے رجوع کریں عوام کو سٹیٹ بنک کی طرف سے بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزمرہ کے لین دین میں پچاس روپے کے نوٹ قبول کرنے سے انکار نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا قواعد وضوابط کے تحت قابل مواخذہ ہے۔

کھلنا میں ہمارے جانبازوں نے ہتھیار ڈالنے کی بجائے لڑ کر جانیں قربان کر دیں

لندن ۱۹ر دسمبر۔ بھارتی فوج ابھی صرف ڈھاکہ اور کھلنا پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ باقی تمام سیکٹروں میں ہنوز جنگ جاری ہے۔ اور پاکستان کے شیردل جوان جان پر کھیل کر اپنے وطن کی حفاظت کر رہے ہیں۔ نامہ نگار نے کھلنا کا دورہ کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس جگہ جب بھارتی فوجیں داخل ہوگئیں تو انہیں خاک و خون میں لت پت سوئے ہوئے پاکباز جانثاروں کی نعشوں کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ لگا۔ ان مجاہدین اسلام نے کھلنا کے کاغذ کے کارخانے گودام اور ریلوے سٹیشن کے تمام ذخیروں کو خود اپنے ہاتھ سے ڈائنامیٹ لگا کر اڑا دیا اور خود لڑتے ہوئے دامن اسلام پر سر رکھ کر سو گئے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ کھلنا میں چاروں طرف تباہی و بربادی اور ملبے کے ڈھیر میں پاک فوج کے جیالوں کی نعشوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان بہادروں نے جام شہادت نوش کرنے سے پہلے ایسی کوئی چیز صحیح سالم نہ چھوڑی جو دشمن کے کام آ سکتی۔

دنیا کا کوئی قانون بھارتی جارحیت کو معقول قرار نہیں دے سکتا

اندرا گاندھی کے نام لیبیا کے صدر کا مکتوب

طرابلس ۱۹ر دسمبر۔ لیبیا کے سربراہ کرنل معمر قذافی نے اندرا گاندھی کو بتا دیا ہے کہ انہوں نے مشرقی پاکستان پر جبراً قبضہ کر کے ایک خطرناک مثال قائم کر دی ہے اور ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر خود انہی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے سیاسی حالات خواہ کیسے ہی رہے ہوں۔ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور اس کے ایک بڑے حصے پر بزور طاقت قبضہ کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے اندرا گاندھی کی یہ تجویز رد کر دی کہ غیر جانبدار ممالک پاک بھارت صورتحال پر صلاح مشورہ کریں۔ کرنل قذافی نے کہا کہ بھارت روس سے گٹھ جوڑ کے بعد اب نہ تو آزاد ملک رہا ہے اور نہ غیر جانبدار۔ مشورے تو وہی نتیجہ خیز ثابت ہوئے جو روس اور بھارت کے درمیان ہوئے اور جن کے نتیجہ میں جنگ ہوئی اور سکولوں ہسپتالوں اور گنجان آبادی کے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

کرنل قذافی نے اندرا گاندھی کے پیغام کے جواب میں ان کی صلاح مشورے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ ایسی مشاورت بار آور ثابت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے بنڈونگ قرارداد اور گاندھی کی روح اور عدم تشدد کے اصولوں کو نظرانداز کر کے پاکستان پر حملہ کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا اور اس خواب کی تکمیل کے لئے روس سے جنگی معاہدہ کر لیا۔

انہوں نے کہا دنیا میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس کے تحت داخلی حالات کو سدھارنے کے لئے بزور طاقت مداخلت کی اجازت ہو مشرقی پاکستان سے اب بھارتی فوجیں ہٹانا بے معنی ہے بھارت نے ایسی سنگین مثال قائم کر دی ہے جو کسی روز خود اس پر بھی لاگو ہو سکتی ہے۔

اگر یہ تصادم صرف بھارت اور پاکستان تک محدود رہتا تو اور بات تھی لیکن روس اور بھارت نے گٹھ جوڑ کر کے سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی تمام قرار دادوں کو مسترد کر دیا اور

بھارت نے مشرقی پاکستان کو تہ تیغ کر دیا یہ ایک ایسی سنگین کارروائی ہے جسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴